

# ندائے خلافت

لاہور

ہفت روزہ

[www.tanzeem.org](http://www.tanzeem.org)

14

مسلسل اشاعت کا  
32 واس سال



تanzeeem  
خلافت راشدہ کا نظام

## تنظیم اسلامی کا ترجمان

13 تا 19 رمضان المبارک 1444ھ / 10 تا 16 اپریل 2023ء

### دنیادار گمراہ لیڈروں کا انجام

”اور جوئی“ کو ہم نے اپنی نشانیوں اور دلملل روشن دے کر فرمون اور اس کے اعیان سلطنت کی طرف بھیجا مگر انہوں نے فرمون کے حکم کی ہی وہی کی خالائک فرعون کا حکم راستی پر نہ تھا۔ قیامت کے روز وہ اپنی قوم کے آگے ہو گا اور اپنی پیشوائی میں انہیں دوزخ کی طرف لے جائے گا۔ کبھی بدتر جائے تو زور ہے یہ جس پر کتنی پتپتی؟ (بود: 986 تا 987)

ان آیات سے اور قرآن مجید کی بعض دوسری تصریحات سے معلوم ہوتا ہے کہ جو لوگ دنیا میں کسی قوم یا جماعت کے رہنماؤتے ہیں وہی قیامت کے رہنماؤں کے رہنماؤں ہوں گے۔ اگر وہ دنیا میں تینی اور حکمی دوسری تصریحات کی طرف رہنمائی کرتے ہیں تو جو لوگوں نے یہاں ان کی ہی وہی کی ہے وہ قیامت کے رہنماؤں کے چند نئے تعلق ہوں گے اور ان کی پیشوائی میں جنت کی طرف جائیں گے۔ اور اگر وہ دنیا میں کسی ضلالت، کسی باغایتی یا کسی راہ کی طرف لوگوں کو باتے ہیں جو دونوں قسم کی راہ نہیں ہے تو جو لوگ یہاں ان کے پیچے ہوں گے ہیں وہاں بھی ان کے پیچے ہوں گے اور انہی کی سرکردگی میں چھپم کا رخ کریں گے۔ اسی مضمون کی ترجیح نبی ﷺ کے اس ارشاد میں پائی جاتی ہے ”قیامت کے رہنماؤں کی شاعری کا چندنا امر واقعیت کے ہاتھ میں ہو گا اور عرب جاہلیت کے تمام شعراء اسی کی پیشوائی میں دوزخ کی راہ میں گے۔ اب یہ مظہری شخص کا اپنا تخلیل اس کی آنکھوں کے سامنے ٹھیک سکتا ہے کہ یہ دونوں قسم کے جلوں کس شان سے اپنی مخصوصی طرف جائیں گے ظاہر ہے کہ جن لیڈروں نے دنیا میں لوگوں کو گمراہ کیا اور خلاف حق را ہوں پر چالا یا ہے اس کے درجہ درجہ اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے کہ یہ خالم کو کس خوفناک انجام کی طرف کھینچ لائے ہیں تو وہ اپنی ساری مصیبتوں کا ذمہ دار اپنی کو بھیجن گے اور ان کا جلوں اس شان سے دوزخ کی راہ پر رواں ہو گا کہ آگے کوہوں گے اور پیچے ہیچپے ان کے پیروں کا ہجوم ان کو گالیاں دیتا ہو اور ان پر لعنتوں کی بوجھاڑ کرتا ہو اجارہ ہو گا۔ خلاف اس کے جن لوگوں کی رہنمائی نے لوگوں کو جنت نعمت کا ٹھیک بنایا ہوگا ان کے پیروں اپنایا انجام فخر کر کے اپنے لیڈروں کو دعا میں دیتے ہوئے اور ان پر مدح و مُغنی کے پھول برستے ہوئے چلیں گے۔

تanzeeem القرآن، سورۃ تہود، آیات: 96 تا 98

### اس شمارے میں

سعودی یا ایران تعلقات محالی.....

امیر سے ملاقات (13)

..... اور پیغام ٹوٹ گیا

قرآن، زبان اور رمضان

رب کو راضی کیجئے!

روزہ فرض کرنے کا مقصد



إِنَّهُمْ عَنِ السَّمْعِ لَمَعْزُولُونَ ۖ فَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ إِلَهًا أَخْرَى  
فَتَكُونُ مِنَ الْمُعَذَّبِينَ ۚ

آیت: ۲۱۲: (إِنَّهُمْ عَنِ السَّمْعِ لَمَعْزُولُونَ) ”وَهُوَ (وَهُوَ الْبَهِيَّ) كَمَنْ سَمِعَ بِهِيْجِيْ مَعْزُولَ كَمَنْ جَاءَ بِهِيْجِيْ هِيْجِيْ“

یہ بہت اہم مضمون ہے جو یہاں پہلی دفعہ آیا ہے، لیکن آئندہ سورتوں میں متعدد مقامات پر اس کا ذکر آئے گا۔ اس موضوع پر قرآن مجید سے ہمیں جو معلومات ملتی ہیں ان کا خلاصہ یہ ہے کہ فرشتے توڑی مخلوق ہیں اور جن آگ سے بنائے گئے ہیں: «وَخَلَقَ الْجَنَّاتَ  
مِنْ مَارِيجٍ مِنْ قَارِيرٍ» (الرَّحْمَن) ”اور پیدا کیا اس نے جنات کو آگ کی لپٹ سے۔“ چونکہ فرشتوں کی طرح جنات کا مادہ تخلیق  
بھی بہت اطیف ہے اس وجہ سے ان کے لیے فرشتوں کا قرب حاصل کر لینا اور ان سے کچھ معلومات حاصل کر لینا ممکن ہے۔ چنانچہ  
عام طور پر شیاطین جن کی نہ کسی حد تک فرشتوں سے عالم بالا کی بخوبی معلوم کرنے میں کامیاب ہو جاتے تھے، لیکن جب بھی کسی رسول کی  
بعثت ہوتی تو عالم بالا میں خصوصی پہرے بخواہیے جاتے تاکہ فرشتوں کے ذریعے وہی کی ترسیل کو تحفظ بنا جاسکے۔ اسی اصول کے تحت  
محمد رسول اللہ ﷺ کی بعثت کے بعد عالم بالا کی خاص حدود سے آگے گئے جنوں کا داخلہ مستقل طور پر بند کر دیا گیا اور وہاں سے وہ کسی قسم کی  
عن گن لینے کے اہل نہیں رہے۔ یہی وہ کیفیت اور صورت حال ہے جس کا ذکر آیت زیر مطالعہ میں کیا گیا ہے کہ وہ تواب سنتے سے بھی معزول  
کر دیے گئے ہیں اور عالم بالا سے ان کے عن گن لینے کا بھی کوئی امکان نہیں رہا۔ سورۃ الجن میں یہ مضمون قدرے زیادہ وضاحت سے آئے گا۔

آیت: ۲۱۳: (فَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ إِلَهًا أَخْرَى فَتَكُونُ مِنَ الْمُعَذَّبِينَ) ”تو مت پکارنا اللہ کے ساتھ کسی اور معبوکو  
ورنہ تم عذاب پانے والوں میں سے ہو کر رہو گے۔“



## جوہ آدمی کا روزہ

درس  
مدیث

عَنْ أَبِي نُعْيَنَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ: (مَنْ لَمْ يَدْعُ قَوْلَ الزُّورِ وَالْعَمَلِ بِهِ فَلَيْسَ اللّٰهُ حَاجَةً  
فِي أَنْ يَدْعَ طَعَامَةً وَشَرَابَةً) (رواہ البخاری وابوداؤ، والترمذی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس شخص نے جھوٹ بولنا اور جھوٹ پر عمل کرنائے چھوڑا تو اللہ کو  
اس کی کوئی حاجت نہیں کرو وہاپنہ کھانا اور بینا چھوڑ دے۔“



اس حقیقت کو بھی سمجھ لینا چاہیے کہ اس صورت حال میں سب گھنٹم گھنا ہے، اس اور ایک شخص کو اقتدار میں آنے سے روکتے روکتے جمہوریت کا بزرگوں ہو گیا اور آئینے کی پیٹ دیا گیا تو ایسا نیا آئینہ بنانا جو اسلامی بھی ہوا اور تمام صوبائی اکائیاں اُس پر رضا مند بھی ہو جائیں ممکن نظر نہیں آتا۔ ہمیں دونوں طرف انہا کا مسئلہ نظر آتا ہے۔ عمران خان یہ ضد چھوڑ دیں کہ یہ چور ہیں۔ لہذا میں ان کے ساتھ نہیں بیٹھوں گا اور دوسرا یہ کہ صرف انتخابات کی تاریخ کی بات ہو گی۔ ہماری رائے میں عمران خان مذکور کرتے کے لیے سب کے ساتھ بیٹھنے اگر کوئی چور ہے تو بر سر اقتدار آکر اُس سے حساب لے اور قرار واقعی سزا دے۔ دوسرا یہ کہ انتخابات کی تاریخ شرط اول ہو گی لیکن دوسرے نکات پر بھی بات کرے۔ اُس کے لیے یہ بھی ممکن ہے کہ وہ کہہ دے کہ اگر انتخابات کی تاریخ نہ ہوئی تو باقی معاملات پر بھی عملدرآمد نہیں ہو گا۔

دوسری طرف پیڈی ایم گھومت یہ بات سمجھے کہ سیاست دان اگر انتخابات سے فرار اختیار کرے تو اُس کی سیاست دفن ہو جاتی ہے۔ حکومت کو آنے والے انتخابات کو آخری انتخابات نہیں سمجھنا چاہیے انہیں میدان میں موجود رہنا چاہیے کوئی شخص یا کوئی جماعت ہمیشہ ہمیشہ کے لیے پاپور نہیں ہوتی۔ آج عموم ایک لیدر کے ساتھ ہیں تو کل دوسرے کے ساتھ ہو سکتے ہیں۔ بہتری کی کوشش ترک کر دینا کسی دانشمند انسان کا کام نہیں۔ قومی مفاد کو ترجیح دینا چاہیے۔ لمحے کی غلطی صد یوں پر بات ڈال دیتی ہے اور یہ بات بھی فرماؤں نہیں کرنی چاہیے کہ اندر کی لڑائی باہر کی دشمن قوتوں کو مداخت کا موقع فراہم کرتی ہیں اور پاکستان تو طاغونی قوتوں کو خاص طور پر کھلتاتا ہے۔

تین ایسی خصوصی و جوہات جن کی بنیاد پر دشمن حالات سے بھر پور فائدہ اٹھانے کی خان لے گا۔ اول ایسے کہ پاکستان ایک اسلامی نظریاتی ریاست ہے۔ ثانیًا اس لیے کہ پاکستان واحد اسلامی ایٹھی قوت ہے۔ ثالثاً اس لیے کہ پاکستان کے پاس منظم پیشہ ور مضبوط فوج ہے۔

یاد رہے ہماری ایٹھی قوت پوری امت مسلمہ کا انتہائی قیمتی اشناش ہے۔ اسے اگر خدا غواست نقصان پہنچ گیا تو یہ پاکستان کی ہی نہیں ملت اسلامیہ کی تباہی کا باعث بنے گا۔ لہذا ہم پاکستان سے اپیل ہے کہ وہ آئینے اور قانون کی بالادستی قائم کر کے اور جمہوری روایات کا پابند ہو کر پاکستان کے مسائل عارضی اور ہنگامی طور پر حل کریں اور جس کلمہ لا الہ الا اللہ کی بنیاد پر یہ ملک حاصل کیا گیا تھا اُس میں محمد رسول ﷺ کا اضافہ کر کے اسے متعلق بنیادوں پر مضبوط کرے تاکہ اللہ کی مدد سے یہ ملک ایک ناقابل تحریر اسلامی ریاست بن جائے۔

عالم ہے کہ صوبہ پنجاب اور خیبر پختونخوا میں اُس شخص کی جماعت حکمران تھی، اُس کے خلاف مہم بازی شروع ہو گئی۔ پنجاب کے وزیر اعلیٰ کو قانون کے انتہائی غلط استعمال سے نکال باہر کیا گیا جسے عدالت نے بحال کر دیا۔ دنیا بھر کے جمہوری ممالک میں جب کوئی کرنسیز پیدا ہوتا ہے تو انتخابات کروا کر زیانی مینڈیٹ حاصل کر لیا جاتا ہے۔ فریش مینڈیٹ فریش خون کی طرح کام کرتا ہے اور زندگی کی گاڑی روائی دواں ہو جاتی ہے، لیکن ہمارا باوا آدم ہی نہ ہے۔ پنجاب اور خیبر پختونخوا کے وزراء اعلیٰ نے اپنی اپنی اسمبلی تحلیل کر دی، یہ ان کا آئینی حق تھا۔ تحلیل شدہ اسمبلی کے 90 روز کی مدت میں انتخابات کروانا آئین پاکستان کا واضح مطالبہ ہے۔ معاملہ عدالت میں گیا تو عدالت نے فیصلہ کیا کہ پنجاب اسمبلی کے انتخابات کی تاریخ ایکشن کمیشن صدر کے مشورہ سے دے اور KPK کا گورنر ہاں انتخابات کی تاریخ دے۔ اب مختلف عذر ہائے لگ تراشے گئے۔ مثلاً سکیورٹی خدمات ہیں اور ایکشن کروانے کے لیے رقم نہیں جبکہ غیر جاندار ذرائع یہ خبر دے رہے ہیں کہ 1990ء سے لے کر آج تک جتنے انتخابات ہوئے ہیں، ان کا جائزہ لیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ جتنے سکیورٹی خدمات آج ہیں گزشتہ تین دہائیوں میں اس سے کہیں زیادہ تھے۔ رہنمی بات پیسوں کی توکی نے خوب کہا ہے کہ جتنے پیسے ایکشن روکنے کے لیے لگائے گئے ہیں اتنے پیسوں سے ایکشن ہو جانے تھے۔ اصل تشویش ناک بات یہ ہے کہ حکومت اور حکومت کی پشت پر موجود قوتوں نے فیصلہ کر رکھا ہے کہ ایک آدمی کو اول توکی صورت بر سر اقتدار کرنے نہیں دینا اور اگر وہ عوامی وقت سے ان تمام قوتوں کو ملکت دے کر مسئلہ اقتدار پر براجمن ہو جاتا ہے تو اسے کسی صورت دو تباہی اکثریت حاصل نہیں کرنے دیتی۔ تاکہ ایک بار پھر اقتدار میں آنے کے باوجود اس کے ہاتھ پاؤں بندھ جائیں اور وہ بڑی طرح ناکام ہو جائے اور اس فرسودہ نظام کو زیان بخشدے میں وہ کامیاب نہ ہو سکے کچھ قوتیں جو اس نظام سے مستفید ہو رہی ہیں وہ اس نظام کے لیے نہ صرف ڈٹ کر کھڑی ہیں بلکہ مرنے مارنے پر تھی ہوئی ہیں۔ دوسری طرف یہ شخص بھی خطاؤں سے پاک اور دو دھکا دھلانوں نہیں البتہ یہ بات اپنی جگہ پر حقیقت ہے کہ اس وقت وہ آئینے میں دیئے گئے عوام کے حق رائے دہی کا علمبردار بن چکا ہے جس سے انکار ممکن نہیں۔ چنانچہ حکومت اُس کی غلط کاریوں کے خلاف بھر پور قانونی کارروائیاں توکرے، لیکن اس آزمیں عوام کو حق رائے دہی سے محروم نہ کرے۔





متراوف ہے۔

لہذا بترا اور افضل توبہ ہے کہ اس سیونگ اکاؤنٹ میں رکھی رقم میں اضافہ کو با تحریکی نہ لگایا جائے اور اسے اکاؤنٹ میں موجود بننے دیا جائے۔ البتہ اگر نکال ہی پکا ہے تو پھر اس سودے جان چڑانے کی نیت سے کسی کو دے دے ثواب کی نیت نہ کر کے اور جب تک یاضافہ اس کے اکاؤنٹ میں موجود ہے وہ اپنی ضرورت کے لیے کالے نہ کیونکہ یہ غیر شرعی برازکشن کرنے کے اور سودہ لینے کی زد میں آجائے گا۔ تم تو کہتے ہیں کہ کرتے اکاؤنٹ بھی غلط ہے کیونکہ حضور ﷺ نے لعنت فرمائی سودہ لینے والے پر، دینے والے پر، اس کو لکھنے والے پر اور گواہ بننے والے پر اور مسلم شریف کی روایت میں ہے کہ سب کے سب اس جرم میں مبارکہ شریک ہیں۔ آپ کی رقم جو کرنٹ اکاؤنٹ میں پڑی ہے اس سے میکن کارپا ہے لہذا اس لحاظ سے کرنٹ اکاؤنٹ بھی غلط ہے لیکن مجبوری کی وجہ سے ہے اس لیے اس کی اجازت ہے۔ لیکن اسے بھی غلط ہی سمجھنا چاہیے۔ اسی لیے ریاست قائم ہو گئی تھی البتہ یہ کہنا بالکل درست ہو گا کہ تھکن اور اختیار ملا، پھر احکام کی تخفیف ہوئی مگر تھکن دین کا اعلان بھی بعد میں ہوا اور غلبہ دین کی جدو جدد فتح مکہ پر جا کر پاہجیل کو پہنچی۔ سورۃ الصڑیع میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

**بَلِّيْتُ نَظِيمِ اِسْلَامِيْذَا كُلُّ اَسْرَارِ اِحْمَادِ فَرَمَّاتَ تَحْكَمَ كَمِيلُ نِعْتَ بِهِ دِيْنِ**  
**مَالِ هُنَّا، بِهِ دِيْنِ تَبَرِّزِ بَانِ، اُولُوْجَمَلِ، اَبُوْلَهَبِ بْنِ جَائِيَّةِ،**  
**اَقْدَارِ هُنَّا مُكَبِّلُ تَبَرِّزِ هُنَّا، قَوْيِيْا اِقْدَارِ اِنْسَانِ كَوْفَرْعَوْنِ اُولُوْرَدِ بَنَادِيَّةِ**

وہاں اس معنی میں ایک ریاست قائم ہو گئی کہ آل ان آل صرف حضور ﷺ ہی ہوں اور کوئی دوسرا فیصلہ کرنے کی اختیاری نہ رکھتا ہو یہ معاملہ ابھی نہیں ہوتا تھا۔ کیونکہ وہاں یہود کے سردار بھی فیصلہ کرتے تھے۔ اسی طرح سود کے خاتمے کا اعلان ۹۶ میں ہوا۔ لہذا یہ کہنا مناسب نہیں کہ ریاست قائم ہو گئی تھی البتہ یہ کہنا بالکل درست ہو گا کہ تھکن اور اختیار ملا، پھر احکام کی تخفیف ہوئی مگر تھکن دین کا اعلان بھی بعد میں ہوا اور غلبہ دین کی جدو جدد فتح مکہ پر جا کر پاہجیل کو پہنچی۔ سورۃ الصڑیع میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اور وہ کفارہ کیا ہے کہ اس سٹم کو راجا ہے۔ اب کیا کریں کیونکہ غلط ہو ہے۔ استاد محترم ذاکر اسرا راحمہ فرماتے تھے کہ جب غلط ہو تو اس کا کفارہ دینا پڑتا ہے اور وہ کفارہ کیا ہے کہ اس سٹم کو راجا ہے، اس سے نفرت کریں، اس کو برکتیں اور اس کو بدلتے کے لیے دینی اجتماعیت اختیار کریں تاکہ اس نظام کو بدلتے میں اپنا حصہ بنو پیش کافیہ ہو چکا اور ان کو مدینہ سے نکال دیا گیا۔

**سُؤال:** رسول اللہ تعالیٰ کی حدیث ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جرأتیں علیے السلام وکھم دیا کہ فلاں سبق کو اس کے ربیے والوں کے ساتھ اُالت دو۔ اس حدیث کی رو سے اللہ کا دین قائم کرنا ضروری ہے۔ آپ لوگ اس کے لیے جدو جدد کر رہے ہیں لیکن دیگر علماء کرام آپ کا ساتھ کیوں نہیں دیتے؟ (محمد ملک، انڈیا)

**امیرِ تنظیم اسلامی:** جب رسول اللہ تعالیٰ میں تو خود قرآن حکیم نے ایک بڑا بیمار افظاع استعمال کیا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے:

**الَّذِينَ إِنْ مَكَثُوهُمْ فِي الْأَرْضِ أَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَتَوْا الزَّكُوْرَةَ وَأَمْرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَوْا عَنِ**







ہے کہ خطے کے ممالک سے تعلقات بہتر بنائے جائیں۔ پھر چین جو اس وقت دنیا کی سب سے بڑی اقتصادی قوت ہے اس نے ایران کو تقریباً 400 ارب ڈالر کا پیغام دیا ہے۔ وہ سعودی عرب کے ساتھ بھی تعاون کر رہا ہے۔ اس وجہ سے مصالحت کرنا اس کے لیے آسان بھی تھا اور خود اس کے اپنے فائدے میں بھی تھا۔ پھر یہ کہ ایران اور سعودی عرب دونوں کافی حد تک بھجو گئے تھے کہ ہمارے لئے سے دشمن خوش ہو رہے ہیں اور شہنشوں کو فائدہ پہنچ رہا ہے۔ پھر یہ کہ چین صرف اقتصادی قوت نہیں بلکہ عسکری قوت بھی ہے جو ایران اور سعودی عرب دونوں کو عسکری سطح پر پسروڑ کر سکتا ہے۔ اس کے مقابلہ میں پاکستان اپنے پاؤں پر کھرا ہونے کے قابل نہیں تھا تو وہ کسی کو کیا دے سکتا تھا۔

**سوال:** سعودی عرب اور ایران میں تعلقات کی بجائی کے بعد ان ممالک کو کون سے داخلی و خارجی خطرات پیش ہوں گے؟

**رضاء الحق:** پہلے میں خارجی خطرات کا ذکر کرتا ہوں کیونکہ دونوں کو خارجی سطح پر ایک جیسے ہی خطرات پیش آئیں گے کیونکہ ان تعلقات کو بحال کروانے میں چین کا کلیدی کردار ہے۔ پھر ساتھ پاکستان، قطر، عمان وغیرہ نے بھی اپنا پاک کردار ادا کیا۔ وہ مری طرف روں یوکرائن جنگ کی وجہ سے عالمی منظراً مادی ایسا ہے اپنے کے جس کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا کیونکہ روں کی یوکرائن کے خلاف جنگ و درحقیقت امریکہ اور یورپ کے خلاف ہے۔ جیسی بھی روں کا تھا اسی دلایہ سعودی عرب اور ایران کا بھی اس اتحاد میں شامل ہونا کبھی بھی امریکہ، یورپ اور اسرائیل کو برداشت نہیں ہو گا۔ لہذا سعودی عرب اور ایران کے لیے مسائل کھڑے ہو سکتے ہیں۔ اگر امریکہ اور یورپ کی طرف سے کوئی تحدیت بھی ہو تو اسرائیل کی طرف سے خطرہ بہر حال موجود ہے۔ اس کے لیے وہ خالی سطح پر انتشار پیدا کر کے ان ممالک کو مجوس کر سکتے ہیں کہ وہ چاند روں اتحاد میں شامل نہ ہو سکیں۔

اکثر کمزور ممالک میں ہم دیکھتے ہیں کہ امریکہ ان ممالک کے اندر طاقت کے مراکز کو ابھار کر اور بھی عوام کو سڑکوں پر لا کر حکومتوں کو گردابیتا ہے اور پھر اپنی مرضی کی حکومتوں لا کر مرضی کے پیٹلے کرواتا ہے۔ سعودی عرب اور ایران دونوں کو یہ دیکھنا ہو گا کہ دونوں ممالک میں مذہبی نوعیت کی حکومتوں موجود ہیں۔ سعودی عرب میں حرمین شریفین ہیں اور علماء کا کردار بہت زیادہ ہے۔ دونوں ممالک کے مذہبی انتہا پسند گروپ اپنی خاصت کو برقرار رکھنے کی کوشش کر سکتے

کچہ دہنے والیں کریں گے۔ ہمارے دوست ممالک نے کوشش کر کے دیکھ بھی لیا لیکن تیجی ایک نظر نہیں آیا۔ آج آپ دیکھ رہے ہیں کہ جن بستیوں کو منوع قرار دیا گیا تھا وہ کھول دی گئی ہیں اور دہاک پر یہودیوں کو باہد کیا جا رہا ہے۔ بہر حال سعودی عرب کو اس چیز کا علم ہو چکا ہے اور ایران تو پہلے سے ہی اس کے خلاف تھا اور فلسطینیوں کی حمایت میں تھا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس اشتراک سے زیادہ نہیں تو کچھ نہ کچھ مسلمانان فلسطین کو فائدہ پہنچا گا اور اسرائیل اور امریکہ یقیناً میں ہو رہے ہیں۔ بہر حال ان دونوں ممالک کے ملنے سے اسرائیل کے پاک عزم بھی خاک میں میں فلسطینی بھی ان کے علم و جور سے محظوظ ہیں گے۔

## سعودی عرب اور ایران کا چاندروں اتحاد میں شامل ہونا کبھی بھی امریکہ، یورپ اور اسرائیل کو برداشت نہیں ہو گا۔ لہذا دونوں ممالک کے لیے خطرات بڑھیں گے۔

**سوال:** باضی میں پاکستان کے وزراء عظم کی سطح تک ایران اور سعودی عرب کے درمیان تعلقات کی بجائی کوشتیں ہوتی رہی ہیں۔ آپ کے خیال میں پاکستان اس مصائبی میں کامیاب کیوں نہیں ہو سکا؟

**ایوب بیگ مرزا:** باضی میں نواز شریف اور عمران خان نے بطور وزیر اعظم اس حوالے سے کوشتیں کی تھیں لیکن اصل منصب ہے کہ پاکستان کی اپنی پوزیشن کمزور تھی۔ میں ایک مثال دیا کرتا ہوں کہ اگر کسی محلے کے دو گھر انوں میں کشیدگی پیدا ہو جائے تو کیا محلے کا ایسا فرد جو غریب بھی ہو، معماشی لحاظ سے کوڑا بھی ہو اور اس کی کوئی اچھی شہرت نہ ہو وہ ان کی صلح کا حاصل ہے؟ کوشش اپنی جگہ پر ہے لیکن اٹانداز ہونے کے لیے کچھ طاقت بھی چاہیے۔ اس ناکامی کی ایک بڑی وجہ یہ تھی کہ اس وقت سعودی عرب امریکہ کی بڑے زوردار گرفت میں تھا۔ سعودی عرب کے لیے سوچنا بھی بہت مشکل تھا کہ وہ کسی ایسے ملک سے تعلقات برقرار کے لیے جس کے امریکہ سے تعلقات ایجاد نہیں ہیں۔ امریکہ کا سعودی عرب پر برا گہرا باوار یورپی قبضہ تھا لیکن آہستہ آہستہ سعودی عرب بھی امریکہ کے اچھے سے نکل رہا ہے اور اس کے لیے بڑی خوبی ہو گی۔ اس نے مذہبی کامیابی میں ملک کے لیے بڑی خوبی ہو گی۔

**سوال:** کیا سعودی عرب اور ایران کا اشتراک خطے میں اسرائیل کے توسعے پرداز عزم میں رکاوٹ بن سکتا ہے؟

**علامہ محمد حسین اکبر:** میں سمجھتا ہوں کہ سعودی عرب نے امریکہ کے پریشر میں آکر اسرائیل سے تعلقات بنانے کی کوشش کی تھی لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان اور قرآن کی نص صریح موجود ہے کہ یہودی و نصاری کبھی بھی آپ سے مطلب نہیں ہوں گے یہاں تک کہ آپ رہا ہے اور اس کے معاطلے میں بھی اس نے امریکہ کا حکومتیں ماننا۔ یعنی اس نے بھی سمجھا ہے کہ زیادہ بہتر

ہے اور اب تو اس کے معاطلے میں بھی اس نے امریکہ کا کامطالہ نہیں مانا۔ یعنی اس نے بھی سمجھا ہے کہ زیادہ بہتر تھا اتنا اعتماد کر لو یہ کبھی بھی ہمارے مفادات کے لیے

بیں اور یہ دونوں کے لیے داخلی سطح پر بہت برا چیلنج ہو گا۔ پھر یمن اور شام میں دونوں کی پروارکی جنگ بھی چلتی رہی ہے، وہاں جن پر اکسیز کو وہ اپنے طور پر پسپورٹ کرتے رہے ہیں وہ بھی موجود ہیں۔ بہر حال یہ ایک لمبا پارس کے، دونوں نیک نیت سے آئے تو اگر بڑھائیں گے تو کامیابی ہو گی۔ ان شاء اللہ!

**سوال:** چندروز پہلے وزیر خزانہ احسان ڈار نے سینیٹ میں خطاب کرتے ہوئے کہا تھا کہ پاکستان نے IMF کی کمی شراءطاہ کا پوری کردی ہیں لیکن قرضہ نیس مل روہا اور اب IMF

کرتا ہے۔ اسی طرح پاکستان نے بھی امریکہ سے مطالبات کیا ہے کہ وہ ثالث بن کر ہمارے اور انہیا کے درمیان کشمیر کے مسئلے پر مصالحت کرائے۔ غیر مسلم ہمارے معاملات حل کرتے ہیں لیکن ہم خود آپس میں مل کر کوئی معاملہ حل نہیں کرتے کیا یا ایک الینس ہے؟

**سوال:** اس وقت دنیا و بلاکس میں تقسیم ہو چکی ہے، ایک امریکی بلاک ہے اور دوسرا چین کا۔ یہ دونوں آپس میں اب تھوڑے مخابر بھی ہو گئے ہیں۔ ان حالات میں مسلم ممالک کو کیا لاچ گل اختیار کرنا چاہیے؟

**اکثر کمزور ممالک میں ہم دیکھتے ہیں کہ امریکہ ان ممالک کے اندر طاقت کے مراکز کو ایجاد کر عوام کو مڑکوں پر لاتا ہے، حکومتوں کو گرد دیتا ہے اور پھر اپنی مرشی کی حوثیتیں لا کر مرشی کے فیصلے کرواتا ہے۔**

غیرروایتی شراءطاہ عائد کر رہا ہے۔ پھر انہوں نے پاکستان کے ایٹھی اشاؤں کی بات کی اور کہا کہ ہمیں کوئی ڈنیس نہیں کر سکتا اور پاکستان کا ایٹھی پروگرام بڑا محظوظ ہے۔ لیکن وہ مری طرف IMF کے نمائندے سے پوچھا گیا کہ کیا IMF ایسی شراءطاہ عائد کر رہا ہے تو اس نے کہا کہ ایسی کوئی بات نہیں۔ اس مقاصد صورت حال کی حقیقت کیا ہے؟

**ایوب بیگ مزا:** ایٹھی پروگرام کے حوالے سے بات کرنا وزیر دفاع کا کام ہے۔ لیکن اگر یہ بات وزیر خزانہ کر رہا ہے اور وہ بھی سینیٹ میں فور پر تو اس کا دوسری مطلب ہے کہ داں میں کچھ توکالا ہے۔ دیکھئے! ہر بندے کا

ایک نریک ریکارڈ ہوتا ہے۔ ہمارے وزیر خزانہ اکمال پکھا اس طرح ہے کہ انہوں نے آج سے 25 سال پہلے IMF کو باقاعدہ ایک جلسازی پر بنی پورٹ پیش کی تھی جس کی وجہ سے پاکستان پر جرمانہ ہوا تھا۔ اس وقت

ایسی طرح دوسرے مقام پر فرمایا:

**آن آقِیمُوا الدینَ وَلَا تَتَفَرَّقُو فِينَهُ طَ** (الشوری: 13) ”کہ قائم کرو دین کو۔ اور اس میں تفرقہ نہ ہو۔“ ہمارا یہ یہ ہے کہ ہم ایک امت کے طور پر متعدد رہنے کی وجہ تفرقہ کا کافر ہو گئے۔ تفرقہ مسلکی بھی تھا اور علاقائی بھی۔ کہیں عرب بیٹھل ازم، کہیں ترک بیٹھل ازم اور کہیں ایرانی بیٹھل ازم کے نام پر امت نے خود کو تیکم کر لیا اور اللہ کی رسمی کو ہم نے چھوڑ دیا۔ دین خاص طور پر اس کے اجتماعی گوشے ہمارے ذہن سے ویسے ہی محو ہو گئے سیاست بھی ایک عبادت ہے لیکن یا ساتھ ہم نے ایک دوسرے کو دھوکہ دینے کے لیے کرنی شروع کر دی۔ ان تمام پیارے کو دھوکہ دینے کی وجہ سے پاکستان پر جرمانہ ہوا تھا۔ اسی وجہ سے پاکستان کو عالمی سطح پر بڑی بدنامی اور رسوانی کا سامنا ہوا تھا۔ پھر ان کا یہ معاملہ بھی ہے کہ انہوں نے نواز شریف کے خلاف ایک حل斐ہ بیان دے دیا، پھر اس بیان سے عر گئے۔ جب آئے تھے تو کہا تھا کہ میں IMF کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کروں گا اور ڈال کرو 200 سے کم کی سطح پر والپیں لااؤں گا۔ لیکن ڈالر بے قابو ہو گیا ہے۔ لہذا ان کی ساکھی اچھی نہیں ہے۔ جہاں تک ایٹھی پروگرام اور غیرروایتی شراءطاہ کی بات ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس کا تعلق IMF سے زیادہ روحشیدہ انتظامیہ کے درمیان سے ہو سکتا ہے۔ پس منظر میں کوئی نہ کوئی بات ضرور ہو گی کیونکہ بالا وجہ رو تھی شیدہ انتظامیہ دورہ کرنے والی نہیں ہے۔ اس پر بھی اپنی توکیوں کا اتھماں کرنا چاہیے کہ روحشیدہ انتظامیہ کا مضمبوط ہو سکی اور نہ ہی امت متعدد ہو سکی۔ جہاں تک لکا دا وہ امیر ملک بنے درخت خود معیشت کو مضمبوط نہیں کیا۔ اسی طرح

**سوال:** مسلمان ممالک کی مصالحت غیر مسلم ملک چین

قرائیں پر گرام ”زمان گواہ ہے“ کی ویڈیو تحلیم اسلامی کی دویب سائیٹ [www.tanzeem.org](http://www.tanzeem.org) پر دیکھی جاسکتی ہے۔



# مسلمانوں پر روزہ فرض کرنے کا مقصد

حاجی محمد حنفی طیب

یکسر بدل کر رہ جائیں۔ روزے کا ایک عظیم مقصد ایسا رہے، بحالت روزہ انسان بھوک اور پیاس کی تکلیف سے گزرتا ہے تو لاحال اس کے دل میں ایسا رہے، نفسی اور قربانی کا جذبہ تقویت پکڑتا ہے اور وہ عملاً اس کیفیت سے گزر کر جس کا سامنا انسانی معاشرہ کے مفکر احوال اور کھانے سے محروم لوگ کرتے ہیں۔ تو وہ کرب و تکلیف کے احساس سے آگاہ ہو جاتا ہے، فی الحقیقت روزے کے ذریعہ اللہ تعالیٰ اپنے آسودہ حال بندوں کو ان شکستہ اور بے سر و سامان لوگوں کی غربت سے کما حقد آگاہ کرنا چاہتا ہے، جو اپنے تن وجہ کارش بمشکل برقرار رکھے ہوئے ہیں، تاکہ ان کے دل میں دھکی اور مضطرب انسانیت کی خدمت کا جذبہ فروغ پائے اور ایک ایسا اسلامی معاشرہ وجود میں آسکے، جس کا سامنا باہمی محبت و مرمت، انسانی دوستی، درودمندی و عنخواری کی لا فانی قدر دلوں پر ہو۔ اس احساس کا بیدار ہو جانا روزے کی روح کا لازمی تقاضا ہے اور اس کا فتق ان اس امر کی غمازی کرتا ہے کہ روزہ میں روح نام کی کوئی چیز باقی نہیں۔

روزہ کا برا مقصود رضاۓ خداوندی کا حصول ہے اللہ تعالیٰ بندے کو تمام روحانی مدارج طے کرانے کے بعد مقام رضا پر فائز کر کھانا چاہتا ہے۔ یہ مقام رضا کیا ہے؟ جو روزہ کے توسط سے انسان کو نصیب ہو جاتا ہے اس پر غور کریں تو اس کی اہمیت کا احساس اجاگر ہوتا ہے۔ رب کا اپنے بندے سے راضی ہو جانا اتنی بڑی بات ہے کہ اس کے مقابلہ میں باقی سب فتنیں کم و کھانی دیتی ہیں، روزہ وہ منزدہ عمل ہے جس کے اجزہ و جزو اکا معاملہ رب اور بندے کے درمیان چھوڑا گیا کہ اس کی رضاحد و حساب کے تعین سے ماوراء ہے۔ قرآن نے اس تصور کو ”رضی مرضی“ کے بلطف الفاظ سے اجاگر کیا ہے۔ یہاں یہ کہتے قابل غور ہے جب تک اللہ تعالیٰ کی ذات بندے کی تلاش و جستجو اور طلب کا محو تھی، اس بندے کی حیثیت محبت اور طالب کی تھی، لیکن جب وہ خود ذات خداوندی کا محبوب و مطلوب بن گیا تو اسے خدا کے مرتضی (پسندیدہ) ہونے کا مقام نصیب ہوگا، جس کی بنیان پر وہ نہ صرف خدا بلکہ کائنات کا مقدمہ اور مقصود بن گیا، اس مقام پر اللہ تعالیٰ کی رضا قدماً بقدم بندے کے شامل حال ہو گئی اور اسے زبان سے کچھ کہنے کی حاجت نہیں، روح اور باطن کو ہر قسم کی آلاتوں سے

لگیں، اسلام نے ایک ماہ کے روزے فرض کئے اور اس بھولے ہوئے غافل انسان کو بتایا کہ کھانا پینا ہی مقصود زندگی نہیں ہے، اور ایک ماہ میں ایک میں عرصہ تک کھانے پہنچنے کو چھڑا کر یہ سمجھایا کہ محض کھانا اتفاق کے لائق نہیں ہے۔ روزے کا مقصد اعلیٰ یہ ہے کہ تم قیامت پر اپا کیا زندگی ہے، یہ بھی جان لینا چاہیے کہ روزہ کا مقصد صرف کھانا ہے، پیٹ اور جماع سے رُک جانا ہی کافی نہیں بلکہ مقصد یہ ہے کہ تمام برے اخلاق اور اعمال بدے انسان مکمل طور پر دور ہو جائے۔ تم پیاس سے تڑپ رہے ہو، تم بھوک سے بے تاب ہو رہے ہو، تمہیں کوئی دیکھ بھی نہیں رہا، خشنہ اپنی اور لذتیں کھانا پاس رکھا ہے لیکن تم اپنے بڑھانا تو درکی بات ہے آنکھ کھار کا درہ درج کھانا بھی گوار نہیں کرتے، اس کی وجہ صرف یہی ہے کہ تمہارے رب کا یہ حکم ہے! اب جب حال چیزیں اپنے رب کے حکم سے تم نے ترک کر دی تو وہ چیزیں جس کو تمہارے رب نے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے حرام کر دیا ہے۔ (چوری، رشوت، بد دیانتی وغیرہ) اگر یہ سراقب، پختہ ہو جائے تو کیا تم ان کا ارتکاب کر سکتے ہو؟ ہرگز نہیں۔

میں بھر کی اس مشق کا مقصد یہی ہے کہ تم سال کے کرتبے میں ان کا کیا عالم ہو گا پھر یہ احساس انخیاء کے دل میں رحم کا جذبہ پیدا کرتا ہے اور وہ غریبوں کی مدد پر آمادہ جو لوگ روزہ تو روکھ لیتے ہیں لیکن جھوٹ، غیبت اور بد اظہری وغیرہ سے باز نہیں آتے ان کے متعلق حصہ صلی اللہ علیہ وسلم نے واضح الفاظ میں فرمایا: جس نے جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا نہیں چھوڑا اگر اس نے کھانا پینا ترک کر دیا تو اللہ تعالیٰ ہو جائی ہے۔

انسان کو دنیا میں سچیتے کا مقصد (الآلیعبدون) اللہ کی عبادت کے سوا کچھ نہیں گرد بینا میں آکر انسان اس کی دلچسپیوں میں اس طرح منہک ہوا کہ عبادت کو اور حنا، پچھوڑنا بنانے کی بجائے کھانا پینا اور نفس کے تقاضوں کو لایا جائے تو انسان کی بالتعلیٰ کائنات میں ایسا ہمہ گیر انتساب پر پا کیا جاسکتا ہے، جس سے اس کی زندگی کے شب و روز کوششیں پیٹ بھرنے اور نفس پر وری میں صرف ہونے

## رب کو راضی کیجئے!

میں مجبور و تھہور انسان، بے حیائی فاشی کی زہرنا کی سے نفیاتی، اخلاقی تباہی و برپادی۔ سرمایہ دارانہ نظام 99 فیصد کو خیر ان ویران سرگردان کیے ہوئے ہے۔ ایسے میں آسان پروہ بھال خودار ہوتا ہے (جسے الجھانے کے بھی سوسامان کر دیے جاتے ہیں عوام کو تانے کے لیے) جو رحمت و سکینت کے بھی اساب افواں کرنے کو آتا ہے۔ یہ الگ بات کہ..... ہم تو مائل پر کرم ہیں کوئی سائل ہی نہیں! اگرچہ اس گھنے گزرے حال میں بھی، میں سالِ اسلام کو بخوبی دیں اکھاڑنے کے بھی عالمی اساب اور کھربوں ذال الرخچ کرنے کے باوجودہ، بحمد اللہ مساجد بھری ہوئی ہیں! اب کہانی روح کی، دل کی، نفس، چکے چکے خوشبوں بن کر حواس پر چھا جانے والی شروع ہوتی ہے۔ صد کتاب و صد ورق و رنارک، روئے دل راجاں و دلدارکن۔ اب دل کا رغہ اللہ کی جانب پھیرنے کا وقت آگیا ہے۔ دنیاوی کتب، عصری تعلیم اور اس کے اوراق دل کو پرا گندگی اور بولہوی کے سوا کچھ نہیں دے رہے۔ آگ میں جھونک دو ایسے اوراق کو اب ہمارے محبوب رب کی کتاب اور محبوب رب کی کتاب سے سارے سکھ لیتھیں اور خوشیاں وابستہ ہیں۔

دل کی بہار، سینے کا نور، غمتوں و دھنوں کا مدد اور قرآن میں رکھا ہے۔ (یہدی اللہی ہی اقوم) وہ راست و کھانے والی کتاب جو دنیا میں بھی راست رور کھے اور آخرت میں بھی۔ ہدی للناس، بالتفصیل تمام انسانوں کی رہنمائی کے جنات بھی پکارا ہے: ”ہم نے ایک بلاعجیب قرآن سنایا جو اور است کی طرف رہنمائی کرتا ہے، اس لیے ہم اس پر ایمان لے آئے ہیں۔“ (آلہ: ۱، ۲) کہاں یہ ایمانی مومن جنات اور کہاں گوشت کے تحال کا کھا کر قوم پر اسیں کامیابی ادا نے والے جنات کی جاتی شہرت!

بلashہ رمضان بندہ مومن کی روح کو ایمان کی سرشاری، تربیۃ نفس، مغفرت تاوشنے آخرت، قلب سلیم عطا کرنے کا تاہم ہے مگر یہم کیوں کھل جائیں کہ یہ سالانہ اہتمام صرف ہماری روح کے سجنے سورنے کا نہیں بلکہ: «لکبکروا اللہ علی ما هدکم و لعلکم تشکرکون» کے لیے ہے۔ یعنی، جس بدایت (ایمان، اسلام کا شاندار نظام حیات) سے اللہ نے تمہیں سرفراز کیا ہے، اس پر اللہ کی

گیارہ میینے گزر گئے۔ سلسلہ روز و شب، خاکی وجود میں پہاڑ و جوہر اصلی کو تھکا مارتا ہے۔ نعمتہ دجال کی یلغار، تاریخ فطرت انسانی پر چ کے لگاتی جمل، فریب بھری اخلاقی گراوٹ سے بہاں کیے دیتی ہے۔ پیاسی روح روحانی نعمتوں کی تلاش میں ایمانی خاتان تک رسائی کی منتظر بیغا نما رمضان پکارتی، بالآخر اسے پالیتی ہے۔ سورۃ ابراہیم میں شجر طیب کی مثال مذکور ہے۔ ”کلمہ طیبی کی مثال اچھی ذات کے درخت کی ہے، جس کی جڑزی میں میں گہری بھی ہوئی ہے اور شاخیں آسمان تک پہنچی ہوئی ہیں۔ ہر آن وہ اپنے رب کے حکم سے پہل دے رہا ہے۔ اس کے بر عکس، کلمہ خبیث (ہر عقیدہ باطل) کی مثال ایک بد ذات درخت کی ہے جو سطح زمین سے اکھڑ پھینکا جاتا ہے۔ اس کے لیے کوئی سچھام نہیں ہے۔“ (ابراہیم: 26، 25: 26)

کلمہ طیب ایک مکمل نظام حیات، عقیدے، طرز زندگی کی نمایندگی کرتا ہے۔ خالق و مالک کائنات، فاطر السموات والا رضی کا عطا کردا! زندگی کے ہر دائرے میں تو ازان کامل کے ساتھ تہذیب و تہذیں کو پایہزگی، عدل و انصاف، امانت و دیانت، سکینت سے بھر دیتا ہے۔ پورے نظام کائنات سے ہم آہنگ سراپا خیر۔ رہنزوں کے قبیلے سے فخر و زید کے پیکر (ہر دو جہاں سے غنی اس کا دل بے نیاز) ایورزینٹاٹھا کھڑکے کرنے والا نظام۔ یہیں زندگی فن کرنے والے اب کندھوں پر جیسا اور پا کیزیگی میں گندھی احرام پوش شخصی یہیں، بھائے قیمتی متعار جان کر کعبہ کے گرد جو طوفاں ہوتے ہیں! شجر طیب بھر بھر کر خوبصورت زندگی کے خوش رنگ خوشبودار پھل پھول عطا کرتا ہے۔ دنیا کو جنت نظیر بنادیتا ہے۔ شجر خبیث اس کی میں ضد ہے۔ ہم توغ باطل عقائد، دیر بیت، الحاد، شرک و بت پستی، سکولر ازم، لبرل ازم، ہیومنزم اور آنجلیکی یا ڈراما باز جو ہبہ اکر کرم نہیں کرتی، نمازی کو مسجد تک جانا پڑتا ہے، حاجی کو بیت اللہ شریف تک اور زکوٰۃ دینے والے کو فقیر تک پہنچنا ہوتا ہے۔ مگر روزہ ایسا کرم ہے کہ کسی کو اس تک جانا نہیں پڑتا وہ خود رحمت کی برسات بن کر ہر گھر میں برس جاتا ہے۔ گناہگاروں پر بخشنش کی بارشیں کر جاتا ہے۔

ہلاکت خیز اسخے کے انبار، سودی معیشت کے قلبے انسانیت کو سکھی کا ناقچار ہے ہیں۔



کہ بیانی کا انتہا رکھنے کے لئے اور مذکورینوں (البقرۃ: 185) اور ساتھ ہی انگلی آیت پیاسی دنیا کو رب کا پتہ بتاتی ہے کہ میرے بندے میں تم سے قریب ہی ہوں۔ مجھے پاکارو۔ ستہ بھی ہوں جواب بھی دیتا ہوں۔ مجھے پہچانو، ایمان لاوے اور راہ پا جاؤ ہر قلب انسانی میں اللہ کی محبت کی او مدد حوشی دیتی ہوئی ( وعدۃ السَّلَتْ ) نے رکھی ہے۔ (جیسے بھی چلہا جس میں پاکت جلتا رہتا ہے۔) بس دل کا بہن موڑ نے کی دری پر کہ شعلہ بھر کئے پر تلاطبیا ہے۔ جوش و فور کے بھی داعیے جلا کر بھرم کرو دیتا ہے۔ قرآن ہر روح کی پیاس، اس کی ضرورت، اس کی غذا ہے۔

وائے ناکامی متاثر کاروال جاتا رہا۔ کاروال کے دل سے احس زیاد جاتا رہا۔ عدیہ بان میں بان ملکر انہی امریکی بھیری نذری گردابوں کا حصہ ہے۔ وید اربطہ بھی رمضان کی قیمتی راتوں میں مخلوط سیاسی جلے منعقد کرنے تحریک انصاف کی بدستور پشت پناہی کر رہا ہے۔ قیمتی گھریلوں کا خیال، حدوہ کی پامالی، رطب و یابس گلابچاڑی تقاریر گراس کیوں نہیں گزرتیں؟

ہماری کرتوں کے پاقبوں ہوش جگہ پر لانے کو ہمیں زنگلے کا جھپکا پڑا ہے۔ پلٹ تراویحان کدھر ہے! الیہ تو یہ ہے کہ اخبارات کے ایڈیشنیں بھی رمضان کا تقىش نظر انداز کیے زلزلہ خیز جیسوں حسیناً وہیں کی تساویر جوں کی توں لا کر ہے ہیں۔ کالی اسکرینوں سے امتنی سیاہیوں میں بھی کوئی کمی واقع نہیں ہوتی۔ اللہ کی پناہ کرتی شام میں ہم پیشہ سرسب دیکھے چکے۔ عبرت انگیزی ہم کھو بیٹھے ہیں۔ تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے دلیل روشن اور

## امیرِ اسلامی کی چیدہ چیدہ مصروفیات

(۹) ۱۵ مارچ 2023ء

جمعہ (09- مارچ) کو مرکزی اسرہ کے اجلاس میں آن لائن شرکت کی۔

جمعہ (10- مارچ) کو قرآن اکیڈمی ڈائیس کراچی میں اجتماع جمہے نظاہر کیا۔ شام کو پشاور جانا ہوا۔ رات دیں قیام کیا۔

ہفتہ (11-11 مارچ) کو صحیح 7 بجے چکرہ پہنچے۔ وہاں سے سابق امیر حلقة احسان الودود صاحب کی عیادت کے لیے ان کے گھر تھانہ (علاقہ) مالکانہ گئے۔ وہ محمد بہت صابر خصیت ہیں۔ 10 بجے گورنمنٹ ہائیکورٹ نے انکی اسکول مالکانہ میں سینٹر طلبہ اور استداد سے "مسلمان نوجوان" کے موضوع پر خطاب کیا۔ بعد میں سوال و جواب بھی ہوئے۔ 12 بجے ڈسٹرکٹ بارو روم تمگریں میں "پاکستان کے موجودہ حالات اور اس کا حل" کے عنوان پر خطاب کیا۔ اس پروگرام میں لگ بھگ 180 وکلاء شریک ہوئے۔ بعد ظہر بزرگ رفیق محمد فہیم خان سے ان کے گھر پر ملاقات ہوئی۔ بعد نماز عشاء دیر استادوں پاہلی میں "استقبال رمضان" کے موضوع پر طلبہ سے بیر حاصل گئی۔ اس موقع پر 180 طلبہ شریک ہوئے۔ پھر سوال و جواب کا سیشن بھی ہوا۔ رات قیام کے لیے مرکز دیر ترکرہ پہنچے۔

اتوار (12- مارچ) کی صحیح بعد نماز فجر جامع مجذوب تمگرہ میں "انداز آخرت" کے عنوان سے درس قرآن کریم دیا۔ 30:8 بجے مرکز حلقوں میں مقامی امرا، وفاتیاء کے ساتھ ملاقات کی، جس میں کچھ احباب نے بھی شرکت کی۔ سوال و جواب بھی ہوئے۔ آخر میں رفتاء سے مختصر خطاب کیا۔ بیعت کا بھی اہتمام ہوا۔ چائے کے وقد کے بعد ذمہ دار ان سے ملاقات کی اور ان کا تعارف حاصل کیا۔ سوالات کے جوابات دیئے۔ اس دوران نائب ناظم اعلیٰ KPK اور امیر حلقة امیر محترم کے ساتھ رہے۔ ایک بجے کے بعد پشاور والپی کی ہوئی اور پشاور سے کراچی روانگی ہوئی۔ کراچی میں معمول کی ریکارڈ گکھ ہوئی۔

کل بده (15- مارچ) کو حلقة کراچی اسٹی کے علاقے میں "استقبال رمضان" کے موضوع پر دیونوریوں میں گفتگو کی، یعنی سوال جواب کا بھی اہتمام ہوا۔ بعد نماز عشاء پڑوسیوں کے لیے ماہ رمضان کے حوالہ سے درس کا انعقاد ہوا۔ محترم سیدیم الدین، پروفیسر ظیل الرحمن اور مجرم (ر) فتح محمد سے فون پر تفصیلی بات ہوئی۔ نائب امیر سے ظیٹی امور کے حوالے سے آن لائن رابطہ رہا۔

رمضان ماہ قرآن ہے۔ ماہ صبر ماہ تقوی ہے۔ ماہ دعوت بھی تو ہے۔ گمراہ دنیا کی اکھڑتی روحاںی سانسوں کا وثیقیتی اذیتوں بے قرار یوں کا مدوا۔ اور (اینے نبی) ہم نے تم کو تمام ہی انسانوں کے لیے بشیر و نذیر بنا کر سمجھا ہے مگر اکثر لوگ جانتے نہیں ہیں۔ (سما: 28) ہمیں دنیا تک اس عظیم اشنان نعمت کو پہنچانے کے لیے یہ ماہ تربیت عطا ہوا۔ اے بندہ مومن تو بشیری تو نذری۔ ہم انتہاد، فخر و انبساط سے یہ عظیم نعمت بشارتوں کے نوکرے لیے بھر بھر دنیا تک پہنچاتے۔ مگر ہم تو خود آئیں ایف کے سو دی اذدار کے باقبوں سبھے پڑے ہیں۔ امریکی بشارتوں پر عمران خانوں کی خوشی کا کوئی عالم نہیں کر سکتے۔

رئیس غلیل زاد کری کی محلی چیزیں یقین دہانی کرو رہا ہے۔

# قرآن و زبان اور رمضان

امیر حمزہ

مال بولی (حضرت حضرت حنفی کی زبان) بھی عربی تھی۔ زمین پر آئے والے پہلے پیغمبر کی زبان عربی تھی اور پھر جب اللہ تعالیٰ نے آخری رسول کو سمجھنے کا فیصلہ کیا تو انہیں عرب میں مبسوٹ فرمایا۔ آپ سلسلہ نبیوں کو جو آخری کتاب عطا فرمائی اسے بھی عربی میں نازل فرمایا۔ یعنی یہ کتاب ہے جو تمام انسانیت کے اقلیون میں باپ کی زبان میں نازل ہوئی ہے۔ یا آخری اور کامل ضابطہ حیات قیامت تک کے لیے عربی میں رہے گا۔ حضور کریم ﷺ نے فرمادیا: جو شخص مرتب و قوت "اللہ الاللہ" کہدے گا، وہ جنت میں داخل ہو گیا، یعنی اپنے خالق کی توحید کا اقرار کرے گا تو عربی میں کرے گا۔ جب قبر میں اس سے سوال و جواب ہو گا تو فرشتہ بھی عربی بولے گا اور جواب دینے والا جواب عربی ہی میں دے گا۔ دنیا میں چاہے وہ کوئی بھی زبان بولتا ہوگر اس کی فطرت میں جو وراثتی زبان ہے وہ عربی ہے۔ اس کے خلیے کے اندر جوڑتی این اے ہے اور پھر وہاں جو "جیزیرہ" بنتے ہیں ان میں خوجر ہے وہ عربی زبان میں ہے۔ یہ زبان قمر میں حساب کتاب کے وقت زندہ ہو جائے گی۔ حضور ﷺ کے مطابق: حضرت آدم عليه السلام نے اپنی تحقیق کے بعد جو بلیغ لفظیکوں وہ فرشتوں سے کی۔

اللہ تعالیٰ نے عربی زبان میں یہ خصوصیت رکھی ہے کہ چونکہ انسان کی یہ فطری زبان ہے لہذا پائچ سال کا بچہ بھی قرآن مجید کو حفظ کر لیتا ہے اور ساتھ مدرس سال کے بوڑھے بھی حافظ بن جاتے ہیں۔ دو ماں یورون کی جو سائنس ہے اس کے مطابق یہ ممکن نہیں ہے کیونکہ چار پائچ سال کے بچے کا داماغ شفوف نہ مانپا کے کیا بتدائی شیخ پر ہوتا ہے لہذا حفظ کرنا مشکل ہے۔ اسی طرح ساختہ بینظہ سال کے معم لوگوں کا قرآن مجید حفظ کرنا بھی ابھی مشکل کام ہے مگر اسلام کی سماں ہے کہ موجودہ موسال کی تاریخ میں اسی مشاہیں عام ہیں اور ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں ہیں۔

جی ہاں! ایسا اس لیے ممکن ہے کہ عربی زبان انسان کی فطری زبان ہے۔ لوگوں دنیا میں کوئی ایسی کتاب نہیں جس کے حفاظت موجود ہوں۔ صرف قرآن مجید اسی

زبانوں کے ایک میں الاقوامی پلیٹ فارم Busuu" نے تسلیم کیا ہے کہ دنیا کی تمام زبانوں میں عربی ایک ایسی زبان ہے جو سب سے خوبصورت (Most Beautiful) زبان ہے۔ زبانیں سیکھنے میں سب زبانوں میں سے جو آسان ترین انتخاب ہے وہ عربی زبان ہے۔

قارئین کرام! یا انتخاب (Choice) اس لیے ہے کہ انسان کے دل کی بات جب زبان پر آتی ہے تو عربی کے الفاظ دل اور دماغ کے خیالات کی ترجیحات کا پورا پورا حق ادا کرتے ہیں۔ عربی اور عرب کا مطلب بھی یہی ہے کہ درمیان رابطہ کی سب سے بڑی زبان ہے لہذا اس حوالے سے دنیا بھر کی انہم ترین زبان ہے۔ انتہیت میں استعمال ہونے والی زبانوں میں سرفراست اگریزی ہی کرتے ہوئے! جس طرح انسان مرتبہ رہتے ہیں اور یاد رہے! دنیا میں آج لگ بھگ سات ہزار زبانیں بولی جاتی ہیں۔ مخفی امریکہ میں دو ہزار زبانیں بولی جاتی ہیں۔ اگریزی چونکہ موجودہ دور میں انسانیت کے درمیان ایجاد کی سب سے بڑی زبان ہے لہذا اس حوالے سے دنیا بھر کی انہم ترین زبان ہے۔ انتہیت میں استعمال ہونے والی زبانوں میں سرفراست اگریزی ہی ہے۔ یاد رہے! جس طرح انسان مرتبہ رہتے ہیں اور یاد رہے! دنیا بھر میں آتے رہتے ہیں اسی طرح زبانوں کا وجود ہوتا ہے اور اسی زبانیں موجود میں آتی رہتی ہیں۔ اگر زبانوں کی تاریخ میں دیکھیں تو اگریزی کو "آسمانوں اور زمین کی پیغمبرائی اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے۔ (اے انسانو! تہماری زبانوں اور رنگوں میں جو اختلاف ہے ان میں بھی اہل علم کے لیے نشانات ہیں)" (الروم: 22)

زبانوں کے ماہرین مانتے ہیں کہ جب انسانیت کا آغاز ہوا تو یقیناً ان کی زبان بھی ایک تھی۔ پھر صد یوں کے سفر میں ایک زبان سے کوئی زبانیں نہیں پہنچ گئیں۔ مصر کے معروف ڈاکٹر مصطفیٰ محمود جو مذہب یہیں ڈاکٹر اور سپیشلیست تھے، اسلامی سکالار اور سرچورج بھی تھے انہوں نے واکل ساختہ مشاہدہ بھی رکھتی ہیں۔ زبانوں کے ماہرین کہتے ہیں کہ تمام زبانوں میں گرامر موجود ہے، تمام زبانیں زمانے اور وقت کے حساب سے فطری طور پر بدلتی رہتی ہیں، تمام زبانوں میں ماضی، حال اور مستقبل کا زمانہ پایا جاتا ہے، تمام زبانیں نظریات کو بیان کرنے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔ کچھ کمی یہی کہ باوجود مندرجہ بالا صلاحیت سب میں موجود ہے۔

زبان عربی تھی۔ تمام زبانوں کی ماوری زبان یعنی سب کی





## People urged to pray for resolution of country's issues

The News International  
Saturday, Mar 25, 2023  
Reported by Asim Hussain

**LAHORE:** The Ameer of Tanzeem-e-Islami, Shujauddin Shaikh, Friday, urged the people to increasingly supplicate for nation's riddance from economic trap and security challenges posed by country's enemies during the holy month of Ramadan which holds special blessings of Almighty Allah (swt).

In a statement, the Ameer of Tanzeem e Islami said the holy month of Ramadan is the 'spring season' for accumulating good deeds and reaping rewards. He cited it is said in a hadith that Fasting and the Qur'an will intercede on the behalf of such Muslims on the Day of Judgment, who fast during day and stand for the night prayers, reciting or listening to the Quran, during the of the holy month of Ramadan.

The Ameer expressed deep grief on the loss of life and property in the earthquakes in Türkiye, Syria and Pakistan. He said that Almighty Allah (swt) tests his faithful by trials and suffering from time to time, and at times Almighty Allah (swt) also sends warnings to shake and wake-up nations from their slumber of complacency to mend their ways.

Courtesy: <https://e.thenews.com.pk/detail?id=187199>

---

## Call made for protection of citizens' basic rights

The News International  
Saturday, Mar 22, 2023  
Reported by Asim Hussain

**LAHORE:** The Ameer of Tanzeem-e-Islami, Shujauddin Shaikh, Tuesday urged the government to ensure protection of citizens' basic rights and the sanctity of homes and boundaries in the ongoing political confrontation. In a statement, he said political confrontation between the government and the opposition had reached to a dangerous level where the opposition is violating its duty to accept the supremacy of law, and the state has given up its role of being like a mother. He urged authorities concerned to protect lives and properties of the people and maintain sanctity of houses while enforcing law and order regulations.

Courtesy: <https://e.thenews.com.pk/detail?id=186207>

Weekly

**Nida-e-Khilafat**

Lahore

# ACEFYL

SUGAR FREE  
**COUGH  
SYRUP**

Acefylline piperazine 45mg + Diphenhydramine HCl 8mg

پاکستان کا مقبول ترین  
کھانسی کا شربت  
**شوگرفی**

میں بھی دستیاب ہے

ہر قسم کی کھانسی میں  
یکسان مفید

